مسودۂ ضابطہ تحفظ حقوق شرعیۂ زوجین

مرتب کردہ مجلس علماء دکن

"رمضان ۱۳۵۲ھ کے ترجمان القرآن میں وہ مسودۂ قانون شائع کیا جا چکا ہے جو مولوی خلیل الزمان صاحب صدیقی بار ایٹ لا نے حیدرآباد کی مجلس وضع آئین و قوانین میں "مسودۂ قانون حقوق ازدواج اہل اسلام" کے نام سے پیش کیا تھا۔ اب ذیل میں وہ مسودہ درج کیا جاتا ہے جو حیدرآباد کی مجلس علماء نے اس مقصد کے لیے مرتب کیا ہے۔" (ایڈیٹر)

تمہید ہر گاہ قرین مصلحت ہے کہ بعض امور مندرجۂ احکام شرع شریف متعلق حقوق زوجین کی مزید وضاحت و صراحت کر دی جائے۔ لہذا حسب ذیل احکام شرعیہ بطور قانون سرکاری کے نفاذ کا حکم دیا جاتا ہے۔

مختصر نام و تاریخ نفاذ دفعہ ا۔ یہ ضابطہ بنام تحفظ حقوق شرعیۂ زوجین موسوم ہو سکے گا۔ اور تاریخ اشاعت جریدہ سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں نافذ ہو گا۔

ب۔ یہ ضابطہ ہر ایک مقدمہ یا کارروائی سے متعلق ہو گا جو تاریخ نفاذ ضابطۂ ہذا پر زیر تحقیقات یا نفاذ ضابطۂ ہذا کے بعد دائر یا پیش ہو اور جس کا تعلق ازدواج اہل اسلام سے ہو۔

دعاوی فسخ نکاح و تفریق دفعہ ۲۔ جب کوئی دعویٰ فسخ نکاح یا تفریق کی غرض سے دائر کیا جائے تو حسب ذیل وجوہ شرعیہ میں سے کسی ایک وجہ کا پایا جانا کافی متصور ہو گا۔

الف۔ شوہر کی مفقود الخبری۔

ب۔ شوہر کا زوجہ کے نفقہ کی ادائی نہ کرنا یا نہ کر سکنا۔

ج۔ احدالزوجین کا عیوب مصرحۂ دفعہ (۶) میں سے کسی عیب میں مبتلا ہونا۔

د۔ احدالزوجین کا نشوز۔

ھ۔ خیار بلوغ۔

و۔ لعان۔

ز۔ ارتداد احدالزوجین۔

شوہر کی مفقود الخبری | دفعہ ۳۔ جب شوہر اپنے مکان سے چلا جائے اور لاپتہ ہو، اور اس نے اپنی زوجہ کے نان ونفقہ کا انتظام نہ کیا ہو اور زوجہ کی طرف سے دعویٰ تفریق پیش ہو تو محکمہ قضا ثبوت فقدان و عدم کفالت نان ونفقہ و عدم نشوز کے متعلق زوجہ مفقود سے حلف لینے کے بعد حسب ذیل مضمون کے تین اشتہار تین ماہ تک شایع کرے گا۔

"چونکہ فلاں شخص اتنے عرصہ سے لاپتہ ہے اور اس نے اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی نہ خبر گیری کی اور اس کے نان نفقہ کا کچھ انتظام کیا لہٰذا وہ جلد سے جلد اپنی قیام گاہ اور صحیح پتہ سے محکمہ ہذا کو اطلاع دے اور اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی شکایت کے رفع کر دینے کا مناسب انتظام کر دے ورنہ حسب احکام مسلک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کا نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔"

توضیح۔ مسلک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے کہ اگر مفقود نے مال بقدر کفالت نان نفقہ چھوڑا ہو تو تاریخ ارجاع دعویٰ سے چار سال گزرنے کے بعد محکمہ قضا نکاح فسخ کر سکے گا۔ اور عدم کفالت کی صورت میں فوراً فسخ کر سکے گا۔

(۲) اعلانات مذکورہ جریدۂ اعلامیہ اور دوسرے اخبارات میں جن میں محکمۂ قضا مناسب سمجھے گا، شائع کیے جائیں گے۔

(۳) مصارف اعلانات مذکورہ بشرط امکان شخص مذکور کی جائداد سے وصول کیے جائیں گے ورنہ

عورت بصورت استطاعت ادا کرے گی بصورت دیگر اشاعت کا انتظام سرکار کی طرف سے کیا جائیگا۔

(۴) اگر یہ ثابت ہوگا کہ شخص مفقود نے مال بقدر کفالت زوجہ چھوڑا ہے تو محکمۂ قضا سے زوجہ مفقود کو تاریخ درخواست سے چار سال تک انتظار شوہر مفقود کا حکم دیا جائے گا۔

(۵) بصورت عدم ذرائع کفالت تاریخ اشتہار آخر سے تین ماہ گذرنے کے بعد اگر شخص مذکور کا پتہ نہ معلوم ہوگا تو محکمۂ قضا زوجین میں فسخ نکاح کا حکم جاری کرسکے گا۔

(۶) بصورت وجود ذرائع کفالت اگر چار سال کے بعد بھی شوہر کا پتہ نہ معلوم ہوگا تو محکمۂ قضا سے فسخ نکاح کا حکم صادر کیا جائیگا۔

(۷) بعد صدور فسخ نکاح و مرور ایام عدت چار ماہ دس یوم مدعیہ نکاح ثانی کرلینے کی مجاز ہوگی۔

(۸) اگر بعد فسخ نکاح و مرور ایام عدت اس عورت کا سابقہ شوہر واپس آئے اور اس عورت پر دعویٰ کرے تو ایسی صورت میں اس کا دعویٰ ناقابل سماعت ہوگا۔

عدم ادائی نفقہ دفعہ ۴۔ جس عورت کا شوہر اس کا نفقہ نہ دیتا ہو، خواہ بوجہ عدم استطاعت و ناداری (اعسار) نہ دے سکتا ہو، یا باوجود مقدرت و استطاعت نہ دیتا ہو، تو عورت کی طرف سے شکایت پیش ہونے پر شوہر کو ادائی نفقہ کے لیے محکمۂ قضا سے حکم میعادی ۳ ماہ دیا جائیگا۔ کہ فلاں تاریخ تک نفقہ ادا کردیا جائے بصورت عدم تعمیل نکاح فسخ کردیا جائے گا۔

دفعہ ۵۔ جس عورت کا شوہر چار سال یا اس سے زائد مدت کی سزا پاکر قید ہوگیا ہو اور اپنی زوجہ کے نفقہ کی کفالت نہ کرسکتا ہو اس کی حالت بھی عسر کی سمجھی جائے گی۔ اور فسخ نکاح کا حکم دیا جائیگا۔

عیوب احد الزوجین دفعہ ۶۔ جن عیوب سے احد الزوجین کو فسخ نکاح کا خیار حاصل ہوتا ہے وہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ عیوب جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ دوسرے وہ عیوب جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تیسرے وہ عیوب جو عورتوں اور مردوں میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں۔

وہ عیوب جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں تین ہیں۔ جب[1]، عنانہ[2]، خصار[3]۔

وہ عیوب جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں چھ ہیں۔ رتق[4]، فتق[5]، قرن[6]، عفل[7]، استحاضہ، قروح سیال فرج

وہ عیوب جو مردوں اور عورتوں میں مشترک ہیں، تیرہ ہیں۔ یاسور، ناسور، برص، جذام، جنون، استطلاق بول، استطلاق غائط، سل، وجار، خنثی واضح، قرع راس جس میں بدبو ہو، بجز فم (ناقابل برداشت) قروح خبیثہ، انذام نہانی۔

حق فسخ بصورت وجود عیب قبل نکاح | دفعہ — اگر احد الزوجین میں عیوب مذکورہ میں سے کوئی عیب قبل نکاح تھا اور بوقت نکاح فریق ثانی سے چھپایا گیا تھا تو فریق ثانی کو فسخ نکاح کا خیار ہوگا۔ عیب مرد میں ہونے کی صورت میں عورت کو مہر پانے کا حق ہوگا۔ اور عیب عورت میں ہونے کی صورت میں قبل خلوت صحیحہ فسخ ہو تو مہر ساقط ہوگا۔ اور بعد خلوت صحیحہ فسخ ہو تو مہر پانے کا حق ہوگا لیکن مرد مہر اس شخص سے حاصل کر سکے گا جس نے اسے دھوکہ دیا۔ اگر اس عیب کا علم سوائے اس عورت کے کسی کو نہ تھا تو وہ مہر پانے کی مستحق نہ ہوگی۔

استثناء۔ اگر قبل نکاح فریق ثانی کو اس عیب کا علم تھا تو حق خیار نہ ہوگا۔

حق فسخ بصورت حدوث عیب بعد نکاح | دفعہ — اگر بعد نکاح کوئی ناقابل برداشت عیب شوہر میں پیدا ہوا ہو اور زوجہ کی طرف سے تفریق کی استدعا پیش ہو تو شوہر کو علاج کے لیے ایک سال کے لیے مہلت دی جائے گی اگر اس مدت میں شوہر صحت یاب نہ ہو تو محکمۂ قضاء سے تفریق کرا دی جا سکے گی بشرطیکہ عورت زر مہر اور نفقہ عدت سے دست بردار ہو لکھ دے۔

توضیح۔ اگر مرد کے متعلق عنین ہونے کی شکایت ہو تو عورت کے متعلق تحقیق کی جائے گی کہ وہ رتقاء و قرناء تو نہیں ہے۔ اگر رتقاء یا قرناء ہو تو مرد کا عنین ہونا ثابت نہ ہوگا۔

---

[1] مقطوع الذکر ہونا۔ [2] نامرد ہونا۔ [3] خصی ہونا۔ [4] اندام نہانی کی ایسی بستگی جو مانع جماع ہو۔ [5] عورت کا کشادہ فرج ہونا۔ یہ رتق کی ضد ہے۔ [6] قرن زن و آن چیزی است کہ از فرج بیرون آید چوں شاخ۔ [7] و آن عیبی ست بزرگ شد غلظ فی الرحم

(۲) مرد مجبوب ثابت ہونے کی صورت میں بلا مہلت تفریق کرا دی جائے گی اور خلوت صحیحہ ہو تو عورت کو مہر پانے کا بھی حق ہوگا۔

نشوز احد الزوجین | دفعہ ۹۔ حسب ذیل صورتوں میں احد الزوجین کا نشوز ثابت ہو سکے گا۔

الف۔ حسب ذیل صورتوں میں شوہر کا نشوز سمجھا جائے گا۔

(۱) جب کہ شوہر کو نکاح کی کسی ایسی شرط کے پورا کرنے سے قولاً یا فعلاً انکار ہو جس کی تکمیل زوجہ کا حق ہو۔

(۲) جب کہ شوہر بلا سبب زوجہ کی ہمبستری سے چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک کنارہ کش رہے۔

(۳) جب کہ وہ متعدد زوجات رکھتا ہو اور سب میں حسب شرع عدل نہ کرے۔

(۴) جب کہ شوہر بلا سبب زوجہ کو مارا کرے یا آزار لسانی پہنچایا کرے۔

ب۔ حسب ذیل صورتوں میں زوجہ کا نشوز سمجھا جائے گا۔

(۱) جب کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے۔

(۲) جب کہ عورت مدت گزر جانے کے بعد بھی شوہر کے گھر واپس نہ آئے۔

(۳) جب کہ عورت بدزبانی یا ناشزانی کیا کرے۔

(۴) جب کہ عورت نامحرم مردوں سے ایسا ربط پیدا کرے جو شوہر کی مرضی کے خلاف ہو۔

(۵) جب کہ عورت شوہر کے ساتھ ہمبستر ہونے سے بلا وجہ کنارہ کش ہو۔

توضیح۔ مرد کو اجازت ہے کہ عورت کو نصیحت کرے۔ اور نصیحت نہ ماننے تو تادیب کی حد تک سزا دے۔ اور اگر شوہر ان شرائط کا لحاظ نہ کرے تو اس کا نشوز سمجھا جائے گا۔

نشوز کی صورتوں میں تحکیم | دفعہ ۱۰۔ نشوز کی صورتوں میں جب دعویٰ دائر ہو تو تحت حکم الٰہی محکمۂ قضا کو لازم ہوگا کہ مرد کے خاندان میں سے ایک شخص اور عورت کے خاندان میں سے ایک شخص کو حکم کے طور پر

زوجین سے نامزد کرائے اور زوجین کو لازم ہوگا کہ اپنی طرف کے حکم کو وکیل مطلق بنادیں کہ وہ ان کی جانب سے جن شرائط پر چاہیں صلح کرلیں اور حکموں پر واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صلح کرانے کی کوشش کریں ۔ بصورت عدم امکان وہ دونوں میں تفریق کرا سکتے ہیں ۔ یا تفریق کرادیں تحقیقات و گفتگوے باہمی متعلق صلح میں اگر دونوں حکم کسی ایک صورت میں متحد ہو جائیں تو ان کے فیصلہ کو محکمۂ قضا نافذ کردے گا ۔ بصورت اختلاف حکمین و زوجین محکمۂ قضا خود تحقیقات کرے گا ۔ اور قاضی کو اختیار ہوگا کہ حسب صوابدید وہ فسخ کردے اور اگر ایسی صورت ہو کہ دونوں حکم تو کسی ایک فیصلہ پر متفق نہ ہوئے لیکن کسی ایک حکم کے فیصلہ پر زوجین راضی ہوگئے تو وہی فیصلہ نافذ ہوگا ۔

عدم نفاذ نکاح صغیر دفعہ ۱۱ ۔ جب نکاح زمانۂ نابالغی میں باپ اور دادا کے سوا کسی اور شخص کی ولایت سے عمل میں آیا ہو تو نکاح اُس وقت تک قابل نفاذ نہ ہوگا ۔ جب تک کہ نابالغ سن بلوغ کو پہنچ کر نکاح قولاً یا فعلاً تسلیم نہ کرے ۔

فسخ نکاح بصورت اب وجد دفعہ ۱۲ ۔ جب کسی شخص کی جانب سے جس کا نکاح باپ یا دادا نے زمانۂ نابالغی میں کیا ہو ، دعویٰ بغرض فسخ نکاح و تفریق ، سن بلوغ پر پہنچنے کے بعد بلا غیر ضروری تعویق پیش کیا جائے اور عدالت کی رائے میں ایسا نکاح باپ دادا نے خود غرضی یا بدنیتی سے کردیا ہو تو عدالت دادرسی فسخ نکاح و تفریق عطا کرسکے گی بشرطیکہ دعویدار نے سن بلوغ کو پہنچکر قولاً یا فعلاً نکاح تسلیم نہ کرلیا ہو ۔

فسخ نکاح بصورت لعان دفعہ ۱۳ ۔ اگر شوہر اپنی زوجہ پر زنا کا الزام لگائے اور ثبوت نہ دے سکتا ہو تو زوجین کو لعان کا حکم دیا جائے گا ۔ اور لعان کے بعد عدالت فسخ نکاح کرا دے گی ۔

ارتداد دفعہ ۱۴ ۔ احد الزوجین مرتد ہو جائے تو فسخ نکاح کا حکم دیا جائے گا :۔

اطلاع :۔ عدم ادائی نفقہ و نشوز مرد کی صورت میں اشل نہ ادا کرنے والے قرضداروں کے انتہائی مدت تک شوہر کو حبس کیا جائیگا ۔ جب اس کی شرارت بالکل واضح ہو جائے تو حسب قاعدہ فسخ نکاح کردیا جائے ۔

نوٹ۔ چونکہ نکاح و طلاق خالص مذہبی امور ہیں لہذا حاکم فسخ کنندۂ نکاح، ضرور ہے کہ مسلم ہو کیونکہ مسلم پر غیر مسلم کا ایسا حکم نافذ نہ ہوگا۔ اور زوجہ کو دوسرے سے نکاح کرنے کا حق پیدا نہ ہوگا؛ کیونکہ مسلم قاضی کا حکم ظاہراً اور باطناً نافذ ہوتا ہے۔ اور غیر مسلم کا نافذ نہیں ہوتا پس اگر غیر مسلم نے فسخ نکاح کا حکم کردیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کیا تو وہ مرتکب زنا سمجھی جائے گی۔

نوٹ محکمہ امور مذہبی و صدارت العالیہ سے مدد لے کر کابین نامہ میں ایک خانہ زیادہ کرکے دولھا دولھن کے دستخط لیے جائیں۔ اور اس خانہ میں عبارت ذیل درج ہو۔

"اگر ہم قانون ازدواج اہل اسلام کی خلاف ورزی کریں تو حکم یا حاکم دار القضاء کو خلع میں اپنا وکیل بناتے ہیں۔ لہذا شوہر کی طرف سے تفویض طلاق اور بیوی کی طرف سے معافی مہر کا حق حکم اور حاکم قضاء کو منتقل کیا جاتا ہے۔

چونکہ شرائط نکاح کی پابندی زوجین پر لازم ہے اور وکیل کا فعل عین موکل کا فعل ہوتا ہے۔ لہذا حکم حکم و حاکم ناطق ہوگا اور اس سے علمائے احناف کا اختلاف باقی نہ رہے گا۔

نوٹ۔ نزول کے نکل کے لئے جب قاضی کا تقرر سرکار سے ہوتا ہے، اگر مفقود الخبر کیلئے ایک مالکی قاضی کا اور دیگر بعض مسائل کیلئے حنبلی قاضی کا تقرر کیا جائے تو اس کا فیصلہ ناطق ہوگا اجتہادا امام حاکم کے فیصلہ سے احناف کو اختلاف نہ ہوگا۔ کیونکہ حنفی عقلمند محض قاضی اپنے امام کے مذہب کے خلاف فیصلہ نہیں کرسکتا۔ اور دیگر مذاہب والوں کو خالص مذہبی امور کے فیصلہ کا حق نہیں ہے۔

فقیر محمد بادشاہ حسینی القادری معتمد مجلس علماء، دکن۔